تراویح میں پڑھی جانے والی تسبیح کی تحقیق

تالیف:

انظر الاسلام بن شبیر احمد قاسمی

شائع کردہ:

جامعہ تحفیظ القرآن الکریم بیلداری بتیا

مسائل رمضان المبارک

رمضان کا مہینہ رحمت، برکت اور مغفرت کا مہینہ ہے۔(بخاری و مسلم) اسی مہینہ میں قرآن مجید نازل کیا گیا۔(سورۃ البقرہ: 185) ہر مسلمان پر ماہ صیام کے روزے فرض ہیں۔(ابوداؤد) روزہ کا مقصد تقویٰ پیدا کرنا ہے(سورۃ البقرۃ:183)۔صبح صادق سے کچھ دیر پہلے سحری کھانی چاہئے، سحری کھانے میں برکت ہے۔(بخاری و مسلم) کھجور یا پانی سے افطار کرنا سنت ہے(ترمذی ابوداؤد) سورج غروب ہونے کے فوراً بعد افطار کریں تاخیر نہ کریں۔(بخاری و مسلم) کھجور یا پانی سے افطار کرنا سنت ہے۔(ترمذی، ابوداؤد) نماز تراویح اخیر رات میں پڑھنا افضل ہے۔(بخاری) شب قدر رمضان کے اخیر عشرہ میں 21، 23، 25، 27، 29، ویں شب میں تلاش کرنی چاہئے (بخاری) رمضان کے اخیر عشرہ کا اعتکاف سنت کفایہ ہے(بخاری و مسلم) صدقہ فطر نماز عید کو جانے سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔ ورنہ صدقہ فطر نہیں رہے گا عام صدقہ بن جائے گا۔(بخاری) شوال کا چاند نظر آجائے تو اگلے دن عید منائے روزہ نہ رکھیں(بخای و مسلم)

تراویح میں چار رکعت کے بعد جو دعاء پڑھی جاتی ہے:

(سُبحان ذی المُلک و المَلکوت) اس کی تحقیق مطلوب ہے بحوالہ؟

الجواب بعون الملک الوھاب:

اس میں تین باتوں کی تحقیق کرنی ہے:

پہلی بات:

کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ترویحہ (چار رکعت کے بعد کچھ دیر بیٹھنا) ثابت ہے؟

جواب:

جی امام بیھقی نے سنن کبری میں ایک روایت نقل کی ہے: (عن عائشة رضي الله عنها قالت: ثم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي أربع ركعات في الليل، ثم يتروَّح، فأطال حتى رحمتُه، فقلت: بأبي أنت وأمي يا رسول الله، قد غفر الله لک ما تقدم من ذنبک وما تأخر، قال: أفلا أكون عبداً شكوراً (. قال البيهقي: تفرد به المغيرة بن زياد وليس بالقوي.

وقوله: (ثم يتروَّح) إن ثبتَ فهو أصلٌ في تروُّح الإمام في صلاة التراويح [السنن الكبرى 4294]. والله أعلم.

تو یہ روایت ترویحہ (چار رکعت کے بعد وقفہ کرنے) کی اصل ہو سکتی ہے، مذہب حنفی میں تراویح کی چار رکعت کے بعد بیٹھنا مستحب ہے، محیط برھانی میں ہے:

(والانتظار بين كل ترويحتين مستحب بقدر ترويحة عند أبي حنيفة رحمه الله) ج2ص181۔

دوسری بات:

کیا ترویحہ کے لئے کوئی خاص دعا منقول ہے؟

جواب:

نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم یا سلف صالحین سے کوئی خاص دعا منقول نہیں ہے۔ البتہ اہل حرمین سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ: اہل مکہ ترویحات کے دوران طواف کرتے تھے، اور اہل مدینہ طواف کے بدلہ چار رکعت کا اضافہ کرتے تھے، اس طرح سے اہل مدینہ چار ترویحات کی جگہ 16 رکعتیں پڑھتے تھے، تو تراویح کی رکعتیں 36 تھیں، اور تین وتر ملا کر ان کے یہاں کل رکعتیں 39 تھیں۔

[الحاوی الکبیر ج ۲ ص ۲۹۱]۔

قال ابن القيم فى (بدائع الفوائد) [ج4ص109]:

قال الفضل: "رأيت أحمد بن حنبل يقعد بين التراويح ويردّد هذا الكلام (لا إله إلا الله وحده لا شريک له أستغفر الله الذي لا إله إلا هو) وجلوسُ أبي عبد الله للاستراحة، لأن القيام إنما سمي تراويح لما يتخلّله من الاستراحة بعد كل

ترويحة".

اور فقہ حنفی کا اصل مسئلہ یہ ہے کہ: دو ترویحہ کے درمیان نمازی کو اختیار ہے چاہے تو تسبیح کرے، چاہے حمد وثناء کرے، اور اگر چاہے تو سکوت اختیار کرے اور اگلی رکعات کا انتظار کرے۔ ملاحظہ فرمائیں:

[محیط برھانی ۲/۱۸۱، جوھرہ نیرہ ۳۸۵]۔

تیسری بات:

پھر یہ مشہور دعا (تسبیح) جو پڑھی جاتی ہے وہ کہاں سے آئی؟

جواب:

فقہ حنفی کی کتابوں میں سب سے پہلے یہ دعا قہستانی کی شرح وقایہ میں ملتی ہے، اور قہستانی نے اس کا حوالہ [منهج العباد] نامی کتاب کا دیا ہے، پھر قہستانی کی کتاب سے ابن عابدین نے [رد المحتار] میں نقل کیا ہے، پھر ابن عابدین سے یہ دعاء کتب فقہ وفتاوی میں رائج ہوئی۔

لیکن مذکورہ دعا کے الفاظ چند روایتوں میں وارد ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں:

1۔ عن عوف بن مالک الأشجعي، قال: قمتُ مع رسول الله-صلى الله عليه وسلم ليلةً، فقام فقرأ سورةَ البقرة، لا يمرُّ بآيةِ رحمةٍ إلا وقف فسأل، ولا يمرُّ بآيةِ عذابٍ إلا وقفَ فتعوَّذ، قال: ثم ركع بقَدْر قيامه، يقول في ركوعه: "سُبحان ذي الجَبَروت والمَلَكوت والكِبرياء والعَظَمة" ثم سجد بقَدْر قيامه، ثم قال في سُجوده مِثلَ ذلک...

[ابو داود873]

۲۔ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: أَتَيتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيلَةٍ لِأُصَلِّيَ بِصَلَاتِهِ، فَافْتَتَحَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً لَيسَتْ بِالْخَفِيضَةِ وَلَا بِالرَّفِيعَةِ، قِرَاءَةً حَسَنَةً يُرَتِّلُ فِيهَا يُسْمِعُنَا، قَالَ: ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ، فَقَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ، وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ، حَتَّى فَرَغَ مِنَ الطُّولِ، وَعَلَيْهِ سَوَادٌ مِنَ اللَّيْلِ۔

[مسند احمد23411]

۳۔ (إِنَّ لِلَّهِ فِي سَمَاءِ الدُّنْيَا مَلَائِكَةً خُشُوعًا لَا يَرْفَعُونَ رُءُوسَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِذَا قَامَتِ السَّاعَةُ رَفَعُوا رُءُوسَهُمْ ثُمَّ قَالُوا: رَبَّنَا مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ"، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَمَا يَقُولُونَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: "أَمَّا أَهْلُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُونَ: سُبْحَانَ ذِي الْمُلْکِ وَالْمَلَكُوتِ، وَأَمَّا أَهْلُ السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَيَقُولُونَ: سُبْحَانَ ذِي الْعِزِّ وَالْجَبَرُوتِ، وَأَمَّا أَهْلِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَيَقُولُونَ: سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ، فَقُلْهَا يَا عُمَرُ فِي صَلَاتِکَ.

[قيام الليل للمروزى256]۔

۴۔"إن لله بحراً من نور حوله ملائكةٌ من نور على جبل من نور، بأيديهم حرابٌ من نور، يسبّحون حول ذلک

البحر: سُبحان ذي المُلك و المَلكوت، سبحان ذي العِزة
والجَبَروت، سبحان الحيّ الذي لا يموت، سُبُّوح قدوس
ربُ الملائكة والروح، فمن قالها في يوم مرة أو شهر أو سنة
مرة، أو في عمره غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تأخر ولو
كانت ذنوبه مثل زبد البحر أو مثل رمل عالج، أو فرّ من
الزّحف "الديلمي عن أنس"

[كنز العمال 3840]۔

شاید یہی روایات اس دعا کی اصل ہوسکتی ہیں، ان میں سے فرشتوں کی تسبیح والی روایات سند کے اعتبار سے بہت زیادہ کمزور ہیں، مزید یہ کہ ان روایتوں میں اس تسبیح کا ترویحات میں پڑھنے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

واللہ اعلم۔

اکابرین دیوبند کا موقف:

مرغوب الفتاوی [ج 3 ص 429] پر حاشیہ میں یہ لکھا ہے:

ہمارے اس زمانہ میں تسبیحِ تراویح میں بہت غلو ہونے لگا ہے، خصوصا برطانیہ کی اکثر مساجد میں تراویح کی یہ تسبیح (سبحان ذی الملک والملکوت۔الخ) بڑے بڑے پوسٹر اور اشتہار کی شکل میں قبلہ کی دیوار پر بڑی تعداد میں چسپاں کی جاتی ہے، حالانکہ کسی مستحب کے ساتھ زیادہ اہتمام اور واجب کا سا معاملہ ہونے لگے، تو فقہاء اس کے ترک حکم فرماتے

ہیں۔اور یہاں حال یہ ہے کہ عوام تو عوام، علماء تک اسے بڑے اہتمام سے پڑھتے ہیں، اور لطف یہ کہ بالجہر پڑھنے کا رواج عام ہوتا جارہا ہے۔

اولا:

اس تسبیح کا ثبوت حدیث سے مشکل ہے، علامہ شامی نے ضرور اسے لکھا ہے، اور ان کی اتباع میں یہ دعا ہماری کتب فقہ وفتاوی میں درج ہوگئی ہے، حالانکہ جو دعائیں اور اذکار احادیث میں مروی ہیں ان کا پڑھنا زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

اسی وجہ سے حضرتِ اقدس مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ کا معمول اس کے بجائے (سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر) پڑھنے کا تھا۔

حضرت مفتی عزیز الرحمن صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں: احقر کہتا ہے کہ کلمہ (سبحان اللہ) الخ کی بہت فضیلت احادیث صحیحہ میں وارد ہے، اس لئے تکرار اس کا افضل ہے، اور یہی معمول ومختار تھا حضرت محدث وفقیہ گنگوہیؒ کا۔

[فتاوی دار العلوم دیوبند ص246 ج4، سوال نمبر 1761]

حضرت حکیم الامت مولانا تھانویؒ سے کسی نے پوچھا کہ: آپ ترویحہ میں کیا پڑھتے ہیں؟ فرمایا: شرعا کوئی ذکر متعین تو ہے نہیں، باقی میں پچیس مرتبہ درود شریف پڑھ لیتا ہوں۔

[تحفۂ رمضان ص ۱۱۱]

خلاصہ:

تراویح میں پڑھنے کی کوئی دعا احادیث سے ثابت نہیں ہے، یہ جو مشہور تسبیح ہے اس کے پڑھنے کی گنجائش ہے ،لیکن اس کو ضروری نہیں سمجھنا چاہئے ،اور نہ بالجہر پڑھنا چاہئے۔اس کے بجائے وہ اذکارِ مسنونہ پڑھنا جن کی فضیلت ثابت ہے زیادہ بہتر ہے،اور یہی سلف صالحینؒ اور اکابرین دیوبندؒ کا معمول رہا ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

تصدیق شدہ

مفتی حیدر صاحب مظاہری   مفتی عبدالقادر صاحب، گجرات

مفتی محسن صاحب قاسمی

العبد: انظر الاسلام بن شبیر احمد قاسمی

ناظم: تعلیمات! جامعہ تحفیظ القرآن الکریم! ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ بتیا

بیلداری مغربی چمپارن (بہار)

پن کوڈ: ۸۴۵۴۳۸

ناظم: جامعہ ھٰذا

جناب حافظ وقاری محمد شمشاد صاحب جامعی

رابطہ نمبر:

6205495430/9934019858

JAMIA TAHFIZUL QURAANNIL KARIM

EDUCATION & WELFARE TRUST

At: Beldari, p.o.Barwat Pasrain

P.S - Mufassil Bettiah (Bihar)

West .Champaran 845438